حضرت مولانا شاہ محمد یعقوب مجددی بھوپالیؒ

بنام مولوی غلام محمد بی اے کراچی

یعقوبی نامہائے مبارک

راقم عاصم نے اپنی تالیف تذکرۂ سلیمان میں حضرت شاہ محمد یعقوب مجددی بھوپالی نور اللہ مرقدہٗ کا ذکر مبارک بھی کیا ہے۔ (صفحہ ۵۳۹) اور اس سلسلہ میں یہ عبارت بھی موجود تھی،

"ہم (یعنی یہ عاجز اور حضرت سیدی مولانا سید سلیمان ندویؒ) نماز عصر پڑھ کر چلے مگر جب خانقاہ پہنچے تو ابھی پیر صاحب مسجد سے واپس تشریف نہیں لائے تھے۔ حضرت والاؒ نے فرمایا کہ یہ حضرات نماز عصر بہت تاخیر کر کے پڑھتے ہیں، چنانچہ مغرب میں شاید آدھ گھنٹہ باقی ہوگا۔ کہ پیر صاحب نماز عصر سے فارغ ہو کر تشریف لائے۔"

تذکرۂ سلیمان جب مؤلف حقیر کیطرف سے ہدیۃً حضرت شاہ یعقوبؒ کی خدمت میں پہنچا تو حضرت موصوف نے ایک طویل رسیدی الطاف نامہ سے نوازا اور اوپر کی نقل شدہ عبارت سے متعلق تصحیح بھی فرما دی۔ مگر اس میں یہ جو تحریر فرمایا کہ حضرات نقشبندیہ (بہ غلبۂ حنفیت) نماز عصر تاخیر سے نہیں پڑھتے تو اس پر اس ہیچمیرز نے قلم برداشتہ باوجود ذہنی پریشانی کے جو اپنی لڑکی سمیہ سلمہا کی شدید علالت کی وجہ سے لاحق تھی، تاخیر عصر پر کچھ دلائل پیش کیں اور یہ عرض کیا کہ اس اظہار سے احقر کا منشاء ابرار و اعتراض حاشا وکلا نہ تھا بلکہ محض ایک واقعہ کا اظہار جو اپنی واقعیت پر دلائل بھی رکھتا ہے۔ رہا خود حضرت عالی مرتبتؒ کے ہاں تاخیر پر عمل نہ ہوتا تو اس پر پوری طرح معذرت کرلی اور اپنی لاعلمی کے اعتراف کے ساتھ۔ اس کے جواب میں حضرت شاہ صاحبؒ نے پھر جوابی شفقت نامہ تحریر فرمایا تھا۔ یہی دو نامہائے مبارک مختصر حواشی کے ساتھ پیش ہیں، انشاء اللہ قارئین کے لئے محض دلچسپی نہیں بلکہ فیض یابی کا سبب بنیں گے۔ کیونکہ حضرت موصوف بڑے عالی ہمت ولی اور شیخ کامل و مکمل تھے۔ قدس اللہ سرہ العزیز۔ مکتوبات کا لفظ لفظ فنائیت و تواضع

کا مستقل سبق ہے۔ کاش ہم ناکاروں کو یاد رہ جائے ——— (غلام محمد)

(۱)

محبت شعار والاصفات جناب مولوی غلام محمد صاحب زاد لطفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ جناب والا کا تحفۂ نادر کل وصول ہوا۔ بہت اچھی خدمت آپ نے انجام پہنچائی ہے

نام نیک رفتگاں ضائع مکن تا بماند نام نیکت پایدار

حالات سلف سے ہمیشہ خلف والوں کو رہبر ہوتی رہی۔ حضرت والاصفات مرحوم کو بیشک اس خانقاہ شریف سے خصوصیت حاصل تھی۔ اس عاصی کا بھی اس میں ذکر فرمایا گیا ہے امید قوی ہے کہ جن اچھی نظروں سے اپنی پاک باطنی سے آپ نے اس معصیت آلودہ کو ملاحظہ فرمایا ہے۔ دعا فرماویں کہ جناب باری تعالیٰ میرا چہرہ اس روز بھی بارونق فرمادے جس روز سفید چہرے کالے اور کالے چہرے سفید ہو جاویں گے۔ اللھم یبیض وجھی یوم تبیض وجوہٌ و تسود وجوہ۔

جناب حکیم سید ابو حبیب[۱] صاحبؒ تیس چالیس برس تک اس خانقاہ شریف سے خاص وابستگی اور عشق رکھتے تھے۔ "معارف مجددیہؒ" میں بھی یہاں کے آنے اور اپنے حالات میں حضرت مرحوم نے تحریر فرمائی تھی جو طبع نہ ہو سکی۔ حضرت والد صاحب (شاہ ابو احمد بھوپالی قدس سرہٗ) رحمۃ اللہ علیہ کے پاس علماء کا جمع و مرکز ہمیشہ رہا۔ ہر عالم نے حضرت کو دیکھ کر یہ فیصلہ فرمایا کہ اتباعِ شریعت حضرت سے زیادہ ہم نے کہیں نہیں دیکھی۔

حضرت کے انتقال کے بعد ممکنہ صورت میں خانقاہ شریف کے حالات کو اور اپنی زندگی کے درست کرنے میں کوشاں رہا۔ اب بھی اللہ کا احسان ہے۔ علماء مہربانی فرماتے اور تشریف لاتے ہیں[۳]۔ حضرت مولانا مکرم (علامہ سید سلیمان ندویؒ) جب تشریف لائے

---

[۱] حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ کے برادر بزرگ اور شاہ محمد یعقوبؒ کے والد ماجد قطب الارشاد شاہ ابو احمد بھوپالی قدس سرہٗ کے خلیفۂ مجاز۔ [۲] طبع نہ ہو سکی اور کافی عرصہ یعنی تقسیم ہند کے بعد مسودہ بھی کھو گیا۔ [۳] خاصکر تقسیم ہند کے بعد تو علماء کا کثرت سے رجوع ہندوستان میں یا تو حضرت ممدوح کے طرف تھا یا حضرت شاہ وصی اللہ رحمۃ اللہ علیہ (خلیفۂ مجاز حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہٗ) کیطرف۔ افسوس کہ دونوں ہستیاں اٹھ گئیں۔

تھے تو مسجد میں مجھ کو اطلاع دی جاتی تھی کہ حضرت تشریف لائے ہیں. عصر کے بعد سے جناب مولانا عبدالرشید صاحب مسکین سے، مغرب تک درس لیا کرتے تھے، یہی سبب تاخیر سے آنیکا ہوا تھا[۱] ہمارے یہاں جب کہ شریعت نبویہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے تو عصر کی کوتاہی اور دیر میں پڑھنا جسکی حدیث مبارک میں سخت وعید آئی ہے، کیونکہ ممکن ہے، پھر اس پر یہ ارشاد فرمایا جائے کہ اس طریق کے لوگ عصر کو آخر کرکے پڑھتے ہیں. انصاف سے بعید ہے[۲]

الحمد للہ کتاب (تذکرۂ سلیمان) اچھی حالت میں پہنچی. اور بھی انشاء اللہ کتب مندرجۂ فہرست وقتاً فوقتاً فراہم کروں گا. بڑی ہی عظمت و احترام سے حضرت (علامہ سید سلیمان ندویؒ) کی کتابیں دیکھتا ہوں.

جناب مولانا مولوی اشفاق الرحمٰن صاحب[۳] اور حضرت سید صاحب مکرم رحمۃ اللہ علیہ دونوں حضرات ہمارے قریب کی مسجد میں ہمارے ساتھ نماز عصر ادا فرماتے تھے۔ (یعنی جب کبھی خانقاہ تشریف لے گئے ہوں گے۔)

جناب سید ابوالظفر صاحب[۴] مرحوم فرزند جناب سید ابو حبیب صاحبؒ خانقاہ میں سید ابو حبیب صاحبؒ کے انتقال کی ایک مدت بعد تشریف لائے۔ ان کی زیارت سے نہایت ہی خوشی و فرحت حاصل ہوئی تھی. صاحب موصوف کا چہرہ بالکل اپنے والد صاحب سے ملتا ہوا اور گفتگو کی طرز بالکل وہی تھی، چند روز یہاں قیام فرما کر مختلف موضوعات و مسائل پر گفتگو فرماتے رہتے تھے، تشریف لے جاتے وقت یہ فرمایا: "جس خوش اعتقادی کو لے کر آیا تھا اس سے کہیں زیادہ لیکر جا رہا ہوں۔" جب میرا سفر جوناگڑھ ہوا تو احمد آباد سے وہیں تشریف لا کر بیعت فرمائے اور مخلصانہ و محبتانہ طریقہ تاحیات برتتے رہے۔

---

[۱] جس کا ذکر تذکرہ سلیمان میں سرمضمون نقل شدہ عبارت کی صورت میں ہوا تھا جو خلاف واقعہ تھا. کتاب کے دوسرے ایڈیشن کے لئے تصحیح کر دی گئی ہے۔ [۲] اس کے جواب میں بہ تمام ادب احقر چند معروضات اسناد کے حوالوں سے عرض کی تھیں جن کو حضرت نے پھر رد نہیں فرمایا۔ [۳] کاندھلوی حضرت تھانویؒ کے خلیفہ اور استاد حدیث تھے. حضرت علامہؒ نے موصوف کو جامعہ احمدیہ بھوپال میں لیا تھا. کراچی آکر رحلت فرما گئے۔ [۴] ندوی عالم و فاضل مشہور اہل قلم شاہ صاحب سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

ان کی صاحبزادیوں کے خطوط اب بھی اسی طریق پر آتے ہیں۔
جناب مولوی سلمانؔ میاں صاحب سے ملاقات ہو تو عاجز کا سلام فرمادیں اور یہ فرمادیں کہ ہم ہمیشہ آپ کو یاد کرتے ہیں۔ آپ غالباً ہم کو بھول گئے ہیں۔
اس خط میں بہت کم حالات لکھتا ہوں۔ سید ابوحبیب صاحبؒ اور ہمارے حضرت صاحب (شاہ ابواحمد) رحمۃ اللہ علیہ کے مابین بہت حالات رہے ہیں جنکو معارفِ مجددیہ میں ان کو اپنے قلم سے تحریر فرمایا ہے۔ ان تمام حالات میں اتباعِ سنت کا ذکر ہر جگہ ہے۔
ہمارے یہاں کے حضرات کبھی تعریفوں کے خواہاں نہیں رہے، یہ ایک انصاف کا فیصلہ تھا جو لکھا گیا ورنہ چنداں اسکی بھی ضرورت نہ تھی۔ فقط۔

محمد یعقوب مجددی۔ ۲۲ ربیع الاوّل ۱۳۸۰ھ

(۲)

عالی صفات والاتبار جناب مولوی غلام محمد صاحب زاد لطفہٗ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خدا کرے کہ صاحبزادی سلمہا کا مزاج اب درست ہوگیا ہو۔ بہ تعمیلِ تحریرِ آنجناب دعا کر رہا ہوں کہ خدا ان کو عافیتِ تام عطا فرما کر ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب قرار فرمادے۔ سابقہ خط میں جو لکھا تھا وہ ایک حقیقت تھی جسکو ظاہر کرنا اپنے خیال میں ضروری سمجھا تھا، اس کا کوئی بُرا اثر دل پر نہ اب ہے نہ رہے گا۔ آپ مطمئن رہیں اور حضرتِ مکرم مغفور (علامہ سید سلیمان ندویؒ) کی جو بھی تصنیف ہو اس سے مطلع فرمائیں۔ میں ان کی تصنیفات کو بہت محبت واحترام سے دیکھتا اور رکھتا ہوں۔
خدا کرے کہ ایسا موقع نصیب ہو کہ آپ سے ملاقات بھی ہو۔ (یہاں تو دوبارہ نہ ہو سکی انشاء اللہ بزرگوں کے دامن سے وابستگی کی طفیل اب جنت ہی میں رہے گی۔ کہ المرء مع من احب۔ ۶ نم) آپ بھی مہربانی فرما کر مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔
راقم۔ محمد یعقوب مجددی از خانقاہ شریف مجددیہ بھوپال۔

۱؎ حضرت علامہ سید سلیمانؒ کے فرزند جنکو بھوپال میں حضرت نے گویا شاہ صاحبؒ کی باطنی توجہات کے سپرد فرمایا تھا۔ ۲؎ افسوس کہ قدر نہ فرمائی۔